(موجودہ کتبِ حدیث میں) احادیثِ مبارکہ کا سب سے پہلا مجموعہ

الصحیفۃ الصحیحۃ

المعروف

صحیفہ ہمام بن منبہ

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تحقیق وتقدیم

ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی

اردو ترجمہ وتحشیہ

محمد رضا الحسن قادری

English Translation

Ahmad Hassan Ch.



کرمانوالہ بک شاپ

دوکان نمبر ۲ - دربار مارکیٹ لاہور

(موجودہ کتب حدیث میں) احادیث مبارکہ کا سب سے پہلا مجموعہ

الصحیفة الصحیحة

المعروف

صحیفہ ہمام بن منبہ

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

عربی - اردو - English

اردو ترجمہ وتحشیہ
محمد رضاء الحسن قادری

تحقیق وتقدیم
ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی

English Translation
Ahmad Hassan Ch.

تصحیح و تصدیق
مفتی غلام حسن قادری

کرمانوالہ بک شاپ
دوکان نمبر ۲ - دربار مارکیٹ لاہور



بفیضان کرم

حضرت سید السادات پیر محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المعروف حضرت کرماں والے

آستانہ عالیہ
حضرت کرمانوالہ شریف
اوکاڑہ

شمیم باغ ولایت
- حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

منبع جود و طریقت
- حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

- حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

- حضرت پیر سید صمصام شاہ بخاری مدظلہ العالی

سید میر طیب علی شاہ بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

حاجی انعام اللہ طیبی نقشبندی برکاتی

زیر اہتمام
سمیع اللہ برکت

اشاعت ۲۵-مئی ۲۰۰۰ء

قیمت 250 روپے

حدیث نمبر ۱۷

ایک نبی علیہ السلام کا چیونٹیوں کو جلانا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فِي النَّارِ فَأَوْحَى [اللّٰهُ] إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سابقہ انبیاء (علیہم السلام) میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے ٹھہرے۔ اُنہیں ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو اُنہوں نے اپنا سامان اُٹھانے کا حکم دیا۔ تمام سامان درخت کے نیچے سے اُٹھا لیا گیا پھر آگ لگانے کا حکم دے کر تمام چیونٹیوں کو آگ میں جلا دیا گیا۔ [اللہ ﷻ نے] اُن کی طرف وحی کی کہ کیوں نہ ایک ہی (قصوروار) چیونٹی کو مارنے پر اکتفاء کیا ہوتا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

One of the previous prophets stayed under a tree. When an ant hit him, he ordered to take his luggage away. When all of the luggage was removed from the shade of tree, all ants were burnt by giving order to set them fire. Allah Almighty revealed upon him. Why did you not satisfied by killing the only ant (accused)?

حدیث نمبر ۲۱

امیر کی اِطاعت کا حکم

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ أَطَاعَنِىْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ يَّعْصِنِىْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ مَنْ يُّطِعِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِىْ وَ مَنْ يَّعْصِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِىْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

جس نے میری اِطاعت کی، اُس نے اللہ تعالیٰ کی اِطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اُس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اِطاعت کی، اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی، اُس نے میری نافرمانی کی۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

One who obeyed me is same as he obeyed Allah Almighty and one who disobeyed me is also disobedient to Allah. And one who obeyed his leader is as he obeyed me and one who disobeyed his leader is as he disobeyed me.

Hazrat Muhammad (Peace be upon him) said: (The Day of Judgment will not come until) the knowledge will be eliminated, the day of judgment will come near. Seditions will be common and Haraj will be on large scale. The companions of Prophet asked, "O Prophet of Allah (Peace be upon him)! What is Haraj?" He replied, Murder and blood shed"

---

* قیامت کا وقت قریب ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ وقت بہت جلدی گزرنے لگے گا۔ سالوں پہلے کا واقعہ یوں معلوم ہوگا گویا کل کی بات ہے۔ اس بارے میں حضور پرنور شافع یوم النشور نور مجسم ﷺ کا ایک ارشاد گرامی ملاحظہ ہو جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے۔ فرمایا:

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَکُوْنُ السَّنَةُ کَالشَّهْرِ وَ یَکُوْنُ الشَّهْرُ کَالْجُمُعَةِ وَ تَکُوْنُ الْجُمُعَةُ کَالْیَوْمِ وَ یَکُوْنُ الْیَوْمُ کَالسَّاعَةِ وَ تَکُوْنُ السَّاعَةُ کَاحْتِرَاقِ السَّعْفَةِ اَوِ الْخُوْصَةِ۔

''قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ وقت جلدی جلدی گزرنے لگے۔ سال مہینے کی طرح، مہینہ ہفتے کی طرح، ہفتہ دن کی طرح، دن ساعت (گھنٹہ) کی طرح اور ایک ساعت کھجور کی شاخ کے خشک پتوں کے جلنے (کے وقت) کی طرح گزر جائے گا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان: کتاب التاریخ 9 297 رقم الحدیث: 6803)

اسی طرح کی ایک حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(جامع ترمذی: ابواب الزہد عن رسول اللہ ﷺ 59)۔۱۲ مترجم

** حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

اَلْھَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ۔

''ہرج حبشی زبان میں قتل کو کہتے ہیں''۔ (صحیح بخاری کتاب الفتن 2 1047)۔۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۲۲

قیامت سے پہلے ایک عظیم جنگ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ وَّدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو عظیم جماعتوں کے درمیان جنگ نہ ہو جائے۔ اُن کے مابین جنگِ عظیم بپا ہوگی اور اُن کا دعویٰ (دین) ایک* ہی ہوگا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The Day of Judgment will not come until the battle between two great parties is fought. These will be a great war between them and both of them claim to be at right.

---

* اس حدیث پاک میں جنگ صفین کی طرف اشارہ ہے جو 37ھ میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین صفین کے مقام پر لڑی گئی۔ دعوے سے مراد دین حق اسلام ہے چونکہ دونوں گروہ مسلمان تھے لہٰذا دونوں جنتی تھے۔ اس کی تصدیق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول مبارک سے بھی ہوتی ہے۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۲٤

قیامت سے پہلے تیس جھوٹے دجالوں کا ظہور

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْبَعِثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس (30) کے قریب جھوٹے دجّال نہ نکلیں۔* اُن میں سے ہر ایک کا گمان یہ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

The Day of Judgment will not come until there will appear about thirty false Dajjals and any one of them will presume to be the prophet of Allah.

---

* ایک حدیث پاک میں ستائیس (27) کذابوں کا ذکر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَّإِنِّيْ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

"میری اُمت میں ستائیس (27) جھوٹے اور دجال نکلیں گے۔ اُن میں سے چار (4) عورتیں ہوں گی حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

(مسند احمد: باقی مسند الانصار 38، 380 رقم الحدیث 23358، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: کتاب الفتن 7، 453 رقم الحدیث 12481، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال: کتاب القیامۃ 14، 196 رقم الحدیث 38360، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر 2، 368 رقم الحدیث 5946 عن حذیفۃ بن الیمان)

اِسی طرح ایک حدیث میں ستر (70) کا ذکر بھی ہے۔حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ سَبْعُوْنَ كَذَّابًا۔

''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ستر (70) کذاب نہ نکل آئیں''۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: کتاب الفتن 7/454 رقم الحدیث: 12490، الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر 2/583 رقم الحدیث: 9855 عن عبداللہ بن عمرو)

اِن اَحادیث میں تطبیق یوں ہوسکتی ہے کہ تیس (30) دجالوں سے مُراد وہ جھوٹے نبی ہیں جنہیں لوگوں نے نبی مان لیا اور اُن کا فساد پھیل گیا اور باقی جھوٹے اِس کے علاوہ ہیں جنہیں کسی نے نبی نہ مانا اور وہ بکواس کرتے کرتے مر گئے۔(مراۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح: کتاب الفتن 7/219 ملخصا)

اور عدد بیان کرنے سے اُن کذابوں کے کثرتِ خروج کی طرف اِشارہ ہے۔ کیونکہ عدد کی تخصیص زائد کی نفی نہیں کرتی بلکہ کبھی کبھی عدد سے تکثیر (کثرت) مُراد ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآنِ مجید کریم میں ہے:

اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ۔

''اگر تم ستر (70) بار اُن (منافقین) کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز اُنہیں نہیں بخشے گا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، توبہ: 80)

یہاں ستر (70) بار معافی چاہنا ہرگز مُراد نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ مُنافقین کے لیے کہ جتنا بھی زیادہ سے زیادہ استغفار کرلیں، اللہ عزوجل اُنہیں معاف نہیں فرمائے گا۔ احادیثِ مذکور بالا کا بھی یہی مُعاملہ ہے۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَإِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ۔

اِن احادیث کے مِصداق بہت سے کذاب ارضِ مقدسہ پر ظاہر ہوئے اور اپنی سیاہ کاریوں سے اُمتِ مُسلمہ کو گمراہ کرتے رہے۔ تاریخِ اِسلام میں جھوٹے نبیوں کو اِبتداء زمانۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ہوگئی تھی۔ چنانچہ مُسیلمہ کذّاب نے یمامہ میں اور اسود عنسی نے یمن میں دعوائے نبوت کیا۔ خلافتِ صدیقی میں طلیحہ بن خویلد اسدی نے بنی اسد بن خُزیمہ میں اور سجاح تمیمیہ نے بنی تمیم میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اِس کے بعد وقتاً فوقتاً بہت سے خُبثاء نے اِس جُرمِ عظیم کا ارتکاب کیا۔ ان میں سب سے آخری کانا دجال ہوگا جو نبوت کا دعویٰ کرنے کے ساتھ ساتھ خدائی کا دعویٰ بھی کرے گا۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ مَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

نوٹ: قارئین ذوی الاکرام والاحتشام! یہ بتانا تو ممکن نہیں کہ اب تک کتنے لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ حدیث نبوی کے مُطابق ستر (70) تو بہر صورت ہوں گے۔ اس موضوع پر مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری نے ایک کتاب بنام ''جھوٹے نبی'' (مطبوعہ نگارشات پبلشرز، لاہور) لکھی ہے جس میں انہوں نے 70 جھوٹے نبیوں کا تعارف، اُن کی تلبیسات اور انجام قلمبند کیے ہیں۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۲۹

قیصر وکسریٰ کی ہلاکت کی پیشین گوئی

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
يَهْلِكُ كِسْرٰى ثُمَّ لَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کسریٰ (شاہِ ایران) ہلاک ہوگا پھر اُس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں اور قیصر (شاہِ روم) بھی ہلاک ہوگا پھر اُس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور تم لوگ ضرور بضرور اُن کے خزانے فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو گے اور آپ ﷺ نے جنگ کا نام "چالبازی" رکھا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

"Chosroe (the Persian emperor) will be killed and no chosroe will be there after him. And Caesar (the Syrian emperor) will also be killed and no Caesar will be there after him. And you people will certainly spend their treasures in the way of Allah". And Prophet (Peace be upon him) named the war, a deceit.

حدیث نمبر ۳۰

عباد اللہ الصالحین کے لیے اجر

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور جن کا خیال بھی کسی کے دل پر نہیں گزرا۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Allah Almighty says, "I have prepared for my devotees, that none of the eyes has ever seen, neither of the ears has ever heard nor any one has thought of it".

حدیث نمبر ۳۲

جنبی کے لیے روزے کا حکم

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَأَحَدُكُمْ جُنُبٌ فَلَا يَصُوْمُ يَوْمَئِذٍ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

جب صبح کی نماز (نمازِ فجر) کیلئے اذان دی جائے اور تم میں سے کوئی جنبی (ناپاک) ہو تو وہ اُس دِن کا روزہ نہ رکھے۔*

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

When Aadhan for morning prayer (Fajr Prayer) is being called and any one of you is in state of uncleaniness, do not observe fast that day.

---

* یہ حدیث مُرسَل ہے یعنی اِسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بذاتِ خود روایت نہیں کیا بلکہ ایک اور صحابی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے سُنا ہے۔ اِس حدیث کے متعلق ازواجِ مُطہرات رضی اللہ عنہن کے اِرشادات، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اِس قول سے رجوع کرنا، ان سب باتوں کو شامل ہم صحیح مُسلم شریف سے ایک اقتباس نقل کیے دیتے ہیں جس سے حقیقت خوب ظاہر ہو جائے گی اور مسئلہ صحیح طور پر واضح ہو جائے گا۔

قَالَ مُسْلِمٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ اللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ فَلَا يَصُومُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ لِأَبِيهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ فَرَدَدْتَّ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَ فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَ أَبُوبَكْرٍ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ أَبُوهُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ قَالَ كَذٰلِكَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ۔

''امام مُسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:......ابو بکر کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی روایات میں بیان کرتے تھے کہ جو شخص حالتِ جنابت میں صبح اُٹھے تو وہ روزہ نہ رکھے۔ میں نے اس کا ذکر اپنے والد عبدالرحمٰن بن حارث سے کیا۔ انہوں نے اِس کا انکار کیا پھر میں اور میرے والد حضرت عائشہ اور حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہما کے پاس گئے۔ عبدالرحمٰن نے اُن سے یہ مسئلہ پوچھا۔ اُن دونوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بغیر احتلام کے حالتِ جنابت میں صبح اُٹھتے اور روزے کی نیت کر لیتے تھے۔ ابو بکر کہتے ہیں کہ پھر ہم مروان کے پاس گئے اور اُن سے اِس کا ذکر کیا۔ مروان نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اُن کے اِس قول کی تردید کرو۔ ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اس موقع پر راوی ابو بکر بھی تھے۔ عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ماجرا بیان کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اُن دونوں نے یہ کہا ہے؟ عبدالرحمٰن نے کہا: ہاں! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ دونوں اس بات کو زیادہ جانتی ہیں۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ قول فضل بن عباس سے سُنا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سُنا تھا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس قول سے رجوع کر لیا۔ ابن جُریج کہتے ہیں: میں نے عبدالملک سے پوچھا: کیا اُن دونوں نے رمضان کے روزے کے بارے میں یہ حدیث بیان کی تھی؟ انہوں نے کہا: آپ

بغیر احتلام کے حالتِ جنابت میں صبح اُٹھتے اور روزے کی نیت کر لیتے''۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام ۱، 354،353)

مسئلہ: اگر کوئی صبحِ صادق کے بعد تک جنبی رہے تو اس کا روزہ جمہور اور ائمہ اربعہ کے نزدیک صحیح ہے جیسا کہ بحثِ مذکور سے ثابت ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ روزہ صحیح ہونے کے لیے طہارت شرط نہیں نہ حقیقی نہ حکمی۔ البتہ اس پر فرض ہے کہ دن نکلنے سے اتنا پہلے نہالے کہ نمازِ فجر ادا کر سکے۔ یہ سب پر فرض ہے خواہ وہ روزہ دار ہو یا غیر روزہ دار۔ اگر اس وقت تک غسل نہ کیا تو گنہگار ہوا اور اب روزے میں بھی کراہت ہوگی۔ یہی کتب فتاویٰ میں مذکور ہے کہ جنابت کی حالت میں روزہ مکروہ ہے۔ ۱۲ مترجم

اللہ، عبدالرحمٰن، عبدالقدوس، عبدالقادر، عبدالسلام، عبدالرزاق ......۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اور غیر اللہ کی عبادت کرنا شرک ہے۔ لہٰذا عبدالمصطفیٰ و عبدالرسول وغیرہ نام رکھنا جائز نہیں۔

اس مسئلے کو عوام وخواص میں خوب اُچھالا جاتا ہے اور انہیں راہِ حق سے بہکانے کی سرتوڑ کوشش کی جاتی ہے۔ چند ہی دن پہلے سعودی عرب سے شائع شدہ ایک رسالے "احکام تھتم المسلم" کے مطالعے کا اتفاق ہوا جس میں اسی مسئلے کو ایک مکالمے کی شکل میں لکھا گیا تھا۔ دلائل کیا تھے! بس یونہی اِدھر اُدھر کی بے مقصد سی باتیں کر کے عوام الناس کے ذہنوں کو خراب کرنے کی ناخوب کوشش کی گئی تھی۔

اگر یہ لوگ حقیقتِ حال سے باخبر ہو جائیں اور "عبد" کے لغوی معنیٰ کو ہی صحیح طرح جان لیں تو مزید اس مسئلے میں کلام کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے گی۔ اس لیے ہم یہاں ایسے معترضین کے اعتراض کا ازالہ کرتے ہوئے لفظ "عبد" کی وضاحت کیے دیتے ہیں:

لفظ "عبد" دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

1- عابد (عبادت کرنے والا) 2- غلام، خادم

(المفردات فی غریب القرآن صفحہ 322، 323، لسان العرب 9 / 15، 16، القاموس المحیط صفحہ 282، المعجم الوسیط صفحہ 600، القاموس الوحید صفحہ 1038، المنجد (عربی) صفحہ 502 و (اُردو) 625، فیروز اللغات صفحہ 425 وغیرھا کتب اللغة)

پہلے معنیٰ کے اعتبار سے اس کی اضافت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف ہوگی۔ اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے سوا کسی کا عبد (عابد) کہنا شرک ہے لیکن دوسرے معنیٰ کے اعتبار سے محبوبانِ خدا کی نسبت سے اپنے آپ کو عبد کہنا قطعاً شرک نہیں بلکہ قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔ چند حقائق وشواہد ملاحظہ ہوں:

1- قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ۔

"اور نکاح کروا اپنوں میں اُن کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا"۔

(ترجمہ کنز الایمان، نور: 32)

2- جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے منبرِ رسول پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی۔ پھر فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تُؤْنِسُونَ مِنْ شِدَّةٍ وَغِلْظَةٍ وَذٰلِكَ أَنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَبْدَهُ وَخَادِمَهُ۔

"اے لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے محبت رکھتے ہو اور یہ اس لیے ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں اور میں آپ کا عبد (غلام) اور خادم ہوں"۔ (کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال 3 / 147)

(بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

ہمارے ہاں اکثر اِن ناموں والے حضرات کو ''عبد'' کے بغیر پکارا جاتا ہے مثلاً عبد القادر کو قادر، عبد القد وس کو قُدوس، عبدالرزّاق کورزّاق..... کہہ دیا۔ اس کی دوصورتیں ہیں:

1- اگر تو اُن اَسماء کا اِطلاق غیر اللہ پر جائز نہیں تو ایسے نام مخلوق کیلئے ہرگز نہیں بولنے چاہئیں جیسے رحمن، خالق، معبود، باری، قیوم، قدوس **......وغیرہ۔

2- اگر ان اَسماء کا اِطلاق غیر اللہ پر جائز ہے تو ایسے نام مخلوق کیلئے بولے جاسکتے ہیں جیسے علی، رشید، کبیر، قادر، رحیم، کریم، عزیز......وغیرہ۔

عوام الناس اور خصوصاً دیہاتوں میں اکثر لوگوں کے نام بگاڑ دیے جاتے ہیں جن سے وہ نام بہت حقیر معلوم ہوتے ہیں جیسے عبد الرشید کو ''شیدا''، عبد القدوس کو ''قُدّو''، عبد الجلیل کو ''جیلا'' کہہ دیا۔ ایسا کہنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اِس طرح اللہ تعالیٰ کے ناموں کی توہین ہوتی ہے اور اگر ان ناموں سے مُراد خاص اللہ تعالیٰ کی ذات ہو تو یہ صریح کفر ہوگا۔ ۱۲ مترجم

** یہ جو بظاہر اَسمائے حُسنیٰ کا حصر کیا گیا ہے، اس کے بارے میں امام یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''علماء کا اِتفاق ہے کہ اِس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے اَسماء کا حصر نہیں ہے اور اِس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ یہ وہ ننانوے (99) نام ہیں کہ جس نے انہیں یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہوگا...... حافظ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

3- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ مالِ غنیمت میں سونا، چاندی تو نہ ملا البتہ ساز و سامان اور طعام دستیاب ہوا۔ واپسی پر ایک جگہ قیام فرمایا۔ اِسی اَثناء میں قَامَ عَبْدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُلُّ رَحْلَهُ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد (غلام) ساز و سامان کھولنے لگا''۔ (صحیح مسلم: کتاب الایمان 1 / 74)

اِن دونوں احادیث میں ''عبد'' کی نسبت صراحۃً حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے۔

اِن دلائل سے یہ بات اظہر من الشمس والامس ہوگئی کہ عبد کا ایک معنیٰ غلام بھی ہے۔ لہٰذا اِس معنیٰ کا اعتبار کرتے ہوئے لفظِ ''عبد'' کی نسبت انبیاء و اولیاء کی طرف کرنا جائز ہے۔ تو عبد المصطفیٰ، عبد النبی اور عبد الرسول نام رکھنا جائز ہے۔ ۱۲ مترجم

** مُلّا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

مَنْ قَالَ لِمَخْلُوْقٍ يَا قُدُّوْسُ أَوِ الْقَيُّوْمُ أَوِ الرَّحْمٰنُ أَوْ قَالَ اسْمًا مِنْ أَسْمَاءِ الْخَالِقِ كَفَرَ۔

''جس نے کسی مخلوق کو قدوس یا قیوم یا رحمن یا اللہ تعالیٰ کے (خاص) اسماء میں سے کسی اِسم کے ساتھ پکارا، اُس نے کفر کیا''۔ (شرح فقہ اکبر صفحہ 238۔ اسی طرح مجمع الانہر (1 / 690) میں ہے)۔ ۱۲ مترجم

حدیث نمبر ۶۵

بندے کا اپنے ربّ کے متعلق گمان

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ عزوجل نے فرمایا: میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں جیسا گمان وہ میرے ساتھ رکھتا ہے۔

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

Allah Almighty said, "I am along the presumptions of my servant as he presumes about me (I treats him likewise).

حدیث نمبر ۹۰

رِسالتِ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَ لَا یَھُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ وَّ مَاتَ وَ لَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔

اردو ترجمہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! اس اُمت* میں کوئی بھی خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی، ایسا نہیں ہے جو میرے بارے میں سُنے اور میرے لائے ہوئے دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنمیوں میں سے ہوگا۔**

English Translation

And the Prophet of Allah (Peace be upon him) said:

"By his name in whose hand Muhammad's soul is, In my Ummah if any one either Christian or Jew, knows about me and dies without having believe in my religion, then he will be among the people of hell.

---

* "امت" اس قوم و جمعیت کو کہتے ہیں جس کی طرف کوئی نبی آیا ہو۔ پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ساری کائنات کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں، اس لیے ساری کائنات کی اقوام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہیں۔ البتہ جس اُمت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت و ہدایت کو دل و جان قبول کر لیا اسے "امت اجابت" کہتے ہیں اور جس نے قبول نہیں کیا اسے "امت دعوت" کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے یہودی اور نصرانی بھی امت دعوت میں داخل ہیں۔ یہاں اُمت سے "امت دعوت" ہی مراد ہے۔ ۱۲ مترجم

** معلوم ہوا کہ اگر کوئی یہودی یا نصرانی یہ کہے کہ میں تورات و انجیل اور اپنے رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتا ہوں تو اُس کے اس دعوے سے اُس کی نجات نہیں ہوگی بلکہ نبیِ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنِ کریم پر ایمان لائے بغیر چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت نے سابقہ تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اب اگر کوئی شخص اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کو اپنائے گا تو وہ مردود ہوگا۔ قرآنِ کریم میں ہے:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

''اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا، وہ ہرگز اُس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہوگا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، آل عمران: 85) – ۱۲ مترجم